Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

The Magnitude and Sanctity of Allah's Symbols: A Critical Study on Reverence, Respect, and Contemporary Challenges

شعائر اللہ کی عظمت و حرمت: تعظیم، احترام اور عصری چیلنجز کا تحقیقی جائزہ

Authors Details

1. **Dr. Rana Tanvir Qasim**
   Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Engineering and Technology (UET), Lahore, Pakistan.
2. **Awais Idrees** (Corresponding Author)
   PhD Scholar, Department of Islamic Studies, University of Engineering and Technology (UET), Lahore, Pakistan.
   Email: **Avish766@gmail.com**
3. **Muhammad Aqib**
   PhD Scholar, Department of Islamic Studies, University of Engineering and Technology (UET), Lahore, Pakistan.

Citation

Qasim, Dr. Rana Tanvir, & Awais Idrees & Muhammad Aqib." The Magnitude and Sanctity of Allah's Symbols: A Critical Study on Reverence, Respect, and Contemporary Challenges. " *Al-Marjān Research Journal* 3,no.3, Jul-Sep (2025):263 −272.

Submission Timeline

Received: May 17, 2025
Revised: Jun 27, 2025
Accepted: Jul 07, 2025
Published Online: Jul 20, 2025

Article QR

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
© 2023 Al-Marjān Research Center.
This is an open access article distributed under the terms of the **Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).**

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL | ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE | HJRS HEC Journal Recognition System

The Magnitude and Sanctity of Allah's Symbols: A Critical Study on Reverence, Respect, and Contemporary Challenges

شعائر اللہ کی عظمت و حرمت: تعظیم، احترام اور عصری چیلنجز کا تحقیقی جائزہ

☆ڈاکٹر رانا تنویر قاسم　　☆اویس ادریس　　☆محمد عاقب

Abstract

Allah Almighty created humans, guided them, and provided a path of righteousness through His divine religion. The acts of worship and religious commandments in Islam are not merely a set of actions or words; they embody the greatness of Allah's symbols (Sha'a'ir), spirituality, and a profound connection with the Creator. In today's modern era, where religion is often reduced to ritualistic practices, emphasizing the reverence and sanctity of Allah's symbols has become an urgent necessity. This study explores the definition, importance, and examples of Sha'a'ir Allah, highlighting their spiritual, moral, and social significance. The research emphasizes that respecting these divine symbols is not limited to outward appearances but is a reflection of inner faith and piety. Disrespect or mockery of religious symbols—whether through behavior, speech, or digital media—can lead to moral decay, disbelief, or social discord. Key manifestations of Sha'a'ir include the Ka'bah, the Qur'an, mosques, religious attire, and other religious signs and rituals. This paper also addresses contemporary challenges, such as social media ridicule, satirical content, and cultural misconceptions, which diminish the sanctity of these symbols. The study concludes that safeguarding the dignity of Allah's symbols requires knowledge, awareness, reverence, and conscious adherence in both personal and social life. Upholding these symbols is both a sign of faith and a moral responsibility for Muslims, ensuring spiritual growth, societal harmony, and closeness to Allah.

Keywords: Sha'a'ir Allah, reverence, respect, contemporary challenges, Islamic rituals

تعارف موضوع

شعائر اللہ اسلامی تہذیب و معارف کا ایک بنیادی جزو ہیں جو نہ صرف عبادات بلکہ ایمان، تقویٰ اور اللہ سے تعلق کی گہرائی کو ظاہر کرتی ہیں۔ یہ شعائر، جیسے کہ کعبہ، قرآن مجید، مساجد، دینی لباس اور دیگر مذہبی علامات، محض ظاہری رسومات نہیں بلکہ ایمانی اقدار اور روحانی عظمت کے مظہر ہیں۔ لفظ "شعائر" عربی مادے "شعر" سے نکلا ہے جس کے معنی علامت اور ادراک کے ہیں، جیسا کہ ابن منظور نے لسان العرب میں بیان کیا۔ امام راغب اصفہانی نے مفردات القرآن میں شعائر کو دین کے پرچم قرار دیا جو بندوں کو اللہ کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ قرآن مجید نے شعائر اللہ کی تعظیم کو تقویٰ سے مشروط کیا، جیسے سورۃ الحج (22:32) میں ارشاد ہے کہ ان کی عظمت دل کی پاکیزگی سے وابستہ ہے۔ یہ تعارف شعائر اللہ کے مفہوم، ان کی شرعی و تاریخی اہمیت اور عصری چیلنجز کا جائزہ پیش کرتا ہے۔ جدید دور میں سیکولرزم، میڈیا کے ذریعے تحقیر اور مسلم معاشروں

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی (یو ای ٹی)، لاہور، پاکستان۔

☆ پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اسلامیات، یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی (یو ای ٹی)، لاہور، پاکستان۔

☆ پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اسلامیات، یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی (یو ای ٹی)، لاہور، پاکستان۔

کی داخلی کمزوریوں نے ان شعائر کے تقدس کو خطرے میں ڈالا ہے۔ اس مطالعہ کا مقصد ان کی حفاظت کے لیے دینی شعور اور عملی اقدامات کی ضرورت پر زور دینا ہے تاکہ ان کی عظمت کو برقرار رکھا جاسکے۔

مبحث اول: شعائر اللہ کا مفہوم اور قرآنی بنیادیں

شعائر اللہ کا مفہوم اور اس کی قرآنی اساسات اسلامی تہذیب و معارف میں ایک نہایت بنیادی اور وقیع بحث ہے۔ عربی زبان میں "شعائر" کا مادہ "شعر" ہے جس کے معنی ادراک اور علامت کے ہیں۔ لسان العرب میں ابن منظور نے "شَعَرَ" کو "عَلِمَ" کے مترادف قرار دیا اور "شعائر" کو ایسی علامتوں کے طور پر بیان کیا ہے جو دینی امور کی معرفت اور پہچان کا ذریعہ بنتی ہیں۔ 1 اس طرح لغت کے اعتبار سے "شعائر" وہ ظاہری اور نمایاں نشانیاں ہیں جو باطن میں موجود ایمان اور دینی اقدار کا مظہر قرار پاتی ہیں۔ اصطلاحی سطح پر علماء نے "شعائر اللہ" کو ان تمام مقدس علامتوں پر محمول کیا ہے جن کا تعلق براہِ راست اللہ کی عبادات یا اس کی یاد دہانی سے ہو۔ امام راغب اصفہانی نے "المفردات" میں واضح کیا ہے کہ "الشعائر أعلامُ الدّین" یعنی شعائر دین کے وہ علم و پرچم ہیں جو بندوں کو خدا کی طرف متوجہ کرتے ہیں ۔2 اس تعریف سے معلوم ہوتا ہے کہ شعائر اللہ کا تصور محض رسوم یا ظاہری علامات پر محدود نہیں بلکہ یہ اللہ کی عبادت اور اطاعت کی اساس رکھنے والے تمام مظاہر کو اپنے اندر شامل کرتا ہے۔ قرآن مجید میں شعائر اللہ کے ذکر نے اس کے مفہوم کو مزید جلال اور تعظیم بخشی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ذٰلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾ 3

"یہ حکم ہے، اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو وہ دلوں کے تقویٰ میں سے ہے۔"

یہ آیت اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ شعائر اللہ کی عظمت اور ان کا احترام دل کی کیفیت یعنی تقویٰ سے جڑا ہوا ہے، اور اس کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ بندہ شعائر کی بے حرمتی یا ان کی تنقیص سے اجتناب کرے۔ مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں مختلف پہلو اجاگر کیے ہیں۔ امام فخر الدین رازی لکھتے ہیں کہ "الشعائر هي أعلام الحج من البدن والهدايا والمواقف" یعنی شعائر سے مراد حج کی مخصوص نشانیاں ہیں جیسے قربانی کے جانور اور وقوف کے مقامات ۔[4] اس تعبیر سے یہ واضح ہوتا ہے کہ شعائر محض رموزِ دینی نہیں بلکہ وہ عملی و اعتقادی پہلو ہیں جن سے دین کی اجتماعی ہیئت مستحکم رہتی ہے۔ اسی طرح امام طبری نے اپنے تفسیر میں "شعائر اللہ" کو اللہ کی طرف منسوب ہر اُس علامت پر عام کیا ہے جس کی عظمت و حرمت شریعت نے مقرر کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں: "الشعائر كل ما جعل الله له علامة لطاعته وذكره"۔[5] یہ تفسیر ایک جامع زاویہ فراہم کرتی ہے، جس کے مطابق شعائر اللہ کی تعظیم کا تعلق صرف مناسکِ حج سے نہیں بلکہ ہر اس مظہر سے ہے جو اللہ کے ذکر اور اطاعت کو ظاہر کرے۔

عصر حاضر کے مفکرین نے بھی اس تصور کو ایک ہمہ گیر فریم ورک میں بیان کیا ہے۔ سید قطب لکھتے ہیں

"These symbols are not merely ritualistic, but they embody the spirit of submission and remind the community of its covenant with God." 6۔

سید قطب کا یہ بیان اس امر پر روشنی ڈالتا ہے کہ شعائر اللہ کا تحفظ اور تعظیم درحقیقت فرد و جماعت دونوں کی ایمانی زندگی کی اساس ہے، اور اس میں کمی یا انحراف ایک پورے تہذیبی زوال کی علامت بن سکتا ہے۔

---

[1] Ibn Manẓūr, Muḥammad ibn Mukarram, Lisān al-ʿArab, [Beirut: Dār Ṣādir, 1414 AH], 4: 412
[2] Al-Rāghib al-Aṣfahānī, al-Mufradāt fī Gharīb al-Qurʾān, [Damascus: Dār al-Qalam, 2009], 2: 315
[3] Al hajj 32 :
[4] Al-Rāzī, Fakhr al-Dīn, al-Tafsīr al-Kabīr, [Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1420 AH], 23: 49
[5] Al-Ṭabarī, Muḥammad ibn Jarīr, Jāmiʿ al-Bayān, [Cairo: Dār al-Maʿārif, 1954], 17: 132
[6] Qutb, Sayyid, Fī Ẓilāl al-Qurʾān, [Cairo: Dār al-Shurūq, 1980], 5: 2763

اس سارے تجزیے سے مترشح ہوتا ہے کہ شعائر اللہ لغوی اعتبار سے دینی علامات، اصطلاحی حیثیت میں عبادات و مقدسات، اور قرآنی تعبیر میں ایمان کے مظاہر اور دل کے تقویٰ کے ساتھ گہری وابستگی رکھتے ہیں۔ کلاسیکی مفسرین نے ان کو مختلف زاویوں سے بیان کیا لیکن سب نے ان کی حرمت اور تعظیم کو تقویٰ اور دینی شعور کے ناگزیر پہلو کے طور پر تسلیم کیا۔ معاصر اہلِ علم نے بھی شعائر کو اجتماعی سطح پر اسلامی تہذیب کی شناخت اور ان کے احیاء کو دین کی بقاو حیات کا ضامن قرار دیا ہے۔

مبحث دوم: شعائر اللہ کی تعظیم اور احترام کی شرعی اساسات

اسلامی شریعت میں شعائر اللہ کی تعظیم محض ایک اخلاقی یا معاشرتی رویہ نہیں بلکہ ایمانی تقاضا اور دینی شعور کی اساس ہے۔ اس کا دائرہ عمل محض رسمی علامات تک محدود نہیں بلکہ ان تمام ظواہر و معالم کو محیط ہے جو بندے کو اللہ کی یاد دہانی اور قرب کی طرف لے جاتے ہیں۔ سنت نبوی ﷺ اور آثارِ صحابہؓ اس باب میں عملی نمونہ فراہم کرتے ہیں، جبکہ فقہی ذخیرہ ان کی تعبیر اور ضابطہ بندی کرتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا طرزِ عمل اس باب میں سب سے بڑی دلیل ہے۔ صحیح مسلم میں روایت ہے:

»لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ[7]«

"اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ، بے شک شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے۔"

یہ نص محض قرآنی تلاوت کی فضیلت پر نہیں بلکہ گھر کی حرمت کو شعائر میں شامل کرنے اور اس کی حفاظت کے لیے تلاوتِ قرآن کو ایک دینی علامت کے طور پر قائم کرنے کی تعلیم دیتی ہے۔

آثارِ صحابہؓ میں بھی یہی رویہ نظر آتا ہے۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے جب حجرِ اسود کو بوسہ دیا تو فرمایا:

»إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ، لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ«

"میں جانتا ہوں کہ تو محض پتھر ہے، نہ نقصان دے سکتا ہے اور نہ نفع پہنچا سکتا ہے، لیکن اگر میں رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھتا تو کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا"۔[8]

یہ قول اس بات کا مظہر ہے کہ شعائر کی تعظیم محض مادی عنصر کی وجہ سے نہیں بلکہ اس نسبت کی بنا پر ہے جو انہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ قائم کرتی ہے۔ یوں شعائر کا احترام دراصل ایمان کے تسلسل اور اتباعِ سنت کی عملی صورت ہے۔ فقہی مذاہب نے اس بنیاد پر مختلف شعائر کی حرمت پر تفصیلی احکام وضع کیے ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک قربانی کے جانوروں کی ایذا رسانی مکروہ تحریمی ہے کیونکہ یہ اللہ کے شعار میں داخل ہیں۔[9] شافعیہ نے صفا و مروہ کی سعی کو "شعائر اللہ" کی تعظیم کا براہِ راست تقاضا قرار دیا۔[10] مالکیہ نے اذان کو بطور شعار اسلام اس درجہ اہم مانا کہ بستی میں اذان کے ترک کو فسق و بغاوت کی علامت سمجھا۔[11] حنابلہ نے شعائر کی بے حرمتی کو بعض اوقات ارتداد کے قریب عمل قرار دیا، خصوصاً جب یہ تعظیم کے منافی استہزاء پر مبنی ہو۔[12]

---

[7] Al-Qushayrī, Abū al-Ḥusayn, Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim* [Nishāpūr: Dār al-Khilāfā al-ʿIlmīya, 1330 AH], 1: 2722
[8] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* [Cairo: al-Maṭbaʿa al-Salafīya, 1400 AH], 2: 579
[9] Al-Kāsānī, ʿAlāʾ al-Dīn, *Badāʾiʿ al-Ṣanāʾiʿ*, [Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmīya, 1982], 5: 70
[10] Al-Nawawī, Yaḥyā ibn Sharaf, *al-Majmūʿ Sharḥ al-Muhadhdhab*, [Beirut: Dār al-Fikr, 1997], 8: 150
[11] Al-Qarāfī, Aḥmad ibn Idrīs, *al-Dhakhīra*, [Beirut: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1994], 2: 401
[12] Ibn Qudāma, Muwaffaq al-Dīn, *al-Mughnī*, [Cairo: Maṭbaʿat al-Manār, 1925], 8: 246

معاصر اہلِ علم نے اس پہلو کو زیادہ وسعت دی ہے۔ مولانا شبیر احمد عثمانی، سورۂ حج کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ شعائر کی تعظیم "باطنی تقویٰ کا خارجی مظہر" ہے، اور جس معاشرے میں شعائر کی حرمت مجروح ہو وہ معاشرہ ایمانی قوت سے محروم ہوتا ہے۔[13] اسی طرح محمد اسد نے اپنی انگریزی تفسیر میں لکھا

The sanctity of symbols is, in essence, the sanctity of the faith itself, for symbols embody the inner reality of belief in outward form.”14

اس سے یہ حقیقت مترشح ہوتی ہے کہ شعائر اللہ کی تعظیم محض خارجی اور رسومی نہیں بلکہ ایمان کے باطن اور تقویٰ کے ظاہر میں ایک ناگزیر تعلق قائم کرتی ہے۔ صحابہؓ کے عملی رویوں سے لے کر فقہی مذاہب کے اصولی مباحث اور معاصر مفسرین کی تعبیرات تک یہ نکتہ واضح ہوتا ہے کہ شعائر کی حرمت ایمانی حیات کے تسلسل اور اجتماعی دینی شناخت کے قیام کی ضمانت ہے۔

مبحث سوم: تاریخِ اسلام میں شعائر اللہ کے عملی مظاہر

اسلامی تاریخ میں شعائر اللہ کی تعظیم ایک زندہ روایت کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ تعظیم نہ صرف نصوصِ شرعیہ کی روشنی میں وضع ہوئی بلکہ عملی سطح پر مختلف ادوار میں ایسے نمونوں کی صورت میں ظاہر ہوئی جنہوں نے مسلم معاشرت کو ایک ہمہ گیر دینی شناخت بخشی۔ عہدِ نبوی ﷺ سے خلافتِ راشدہ تک یہ شعائر اجتماعی و انفرادی زندگی میں مرکزی کردار ادا کرتے رہے، بعد ازاں اسلامی تہذیب اور تمدن نے انہیں اپنی روح میں جذب کر کے ایک مستقل پہچان قائم کی، اور صوفیہ وفقہاء نے اپنی تعبیرات و افکار میں ان کی عظمت کے پہلو نمایاں کیے۔

عہدِ نبوی ﷺ میں شعائر کی سب سے نمایاں مثال اذان ہے۔ صحیح بخاری میں روایت ہے:

«إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ»

"جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے کوئی ایک اذان دے اور تمہاری امامت تم میں سب سے بڑے کو کرنی چاہیے۔"15

اذان کا یہ نظام نہ صرف عبادت کی یاددہانی بلکہ اسلام کے اجتماعی شعار کے طور پر قائم کیا گیا، جس سے شعائر کی حیثیت بطور "پہچانِ دینی" مزید نمایاں ہوئی۔ اسی طرح حج کے مواقع پر نبی کریم ﷺ کا صفا و مروہ پر وقوف اور تکبیرات بلند کرنا شعائر کی تعظیم کا عملی اظہار تھا۔ قرآن نے بھی صفا و مروہ کو "شعائر اللہ" قرار دے کر اس عبادت کو ایمان کا استعارہ بنا دیا۔

خلافتِ راشدہ میں بھی شعائر کا اہتمام اسی شدت کے ساتھ جاری رہا۔ حضرت عمرؓ نے بیت المقدس کی فتح کے موقع پر گرجا گھروں میں نماز ادا کرنے سے اجتناب کیا تاکہ آئندہ زمانوں میں مسلمان اس جگہ کو شعارِ اسلامی نہ سمجھ بیٹھیں۔[16] اس رویے سے یہ حقیقت اجاگر ہوتی ہے کہ شعائر کی تحدید و تحریر میں غیر ضروری اختلاط سے اجتناب اور اصل دینی علامتوں کو نمایاں رکھنا کس قدر اہم ہے۔

اسلامی تہذیب اور تمدن میں شعائر کو بطور روحِ معاشرت اپنایا گیا۔ مساجد کا جلال و جمال، خطاطی میں قرآنی آیات کا اندراج، اور اسلامی فنِ تعمیر میں قبلہ کی سمت کی مرکزیت، سب شعائر کے عملی مظاہر ہیں۔ Marshall Hodgson نے اسلامی تہذیب پر اپنی معروف تصنیف میں لکھا:

[13] ʿUthmānī, Shabbīr Aḥmad, *Tafsīr ʿUthmānī*, [Deoband: Maṭbaʿa Thanāʾīya, 1353 AH], 2: 348
[14] Asad, Muhammad, *The Message of the Qurʾān*, [Gibraltar: Dar al-Andalus, 1980], 466
[15] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* [Cairo: al-Maṭbaʿa al-Salafīya, 1400 AH], 1: 310
[16] al-Ṭabarī, Muḥammad ibn Jarīr, *Tārīkh al-Rusul wa al-Mulūk* [Cairo: Dār al-Maʿārif, 1960], 3: 607

"The public expression of faith through symbols like mosques, calligraphy, and pilgrimage sites turned Islamic civilization into a sacred landscape."

اس تجزیے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ اسلامی تہذیب نے شعائر کو ایک اجتماعی فضا میں جذب کر کے پورے تمدن کو تقدس کا حامل بنا دیا۔

صوفیہ کے ہاں شعائر اللہ کی عظمت زیادہ باطنی اور روحانی تعبیر میں ظاہر ہوئی۔ امام قشیری نے الرسالۃ القشیریۃ میں لکھا ہے: «تَعظِيمُ الشَّعَائِرِ مِنْ تَعظِيمِ الْمُشَعِّرِ» یعنی شعائر کی تعظیم دراصل اس ذات کی تعظیم ہے جس نے انہیں شعار بنایا۔[17] اس تعبیر نے شعائر کے احترام کو محض رسومیت سے نکال کر اسے محبتِ الٰہی اور تعبد کے وسیع تر تناظر میں رکھا۔ فقہاء نے بھی شعائر کی بے حرمتی کو بعض اوقات ایمان کے زوال تک شمار کیا، جیسا کہ ابن تیمیہ نے استہزاء باللہ یا شعائر دین کی اہانت کو "کفر اکبر" قرار دیا۔[18]

یوں تاریخِ اسلام کے مختلف ادوار میں شعائر اللہ کا مظہر کبھی اذان اور نماز کے عملی اہتمام میں ظاہر ہوا، کبھی فنِ تعمیر و تہذیب کے جلال میں اور کبھی صوفیانہ تعبیرات کے ذریعے باطنی تقدس میں۔ ان سب پہلوؤں نے مل کر ایک ایسا جامع تصور تشکیل دیا جس نے شعائر کو فرد و معاشرہ دونوں کی ایمانی اساس اور تہذیبی شناخت کا ستون بنا دیا۔

مبحث چہارم: عصر حاضر میں شعائر اللہ کے احترام کو درپیش چیلنجز

جدید دنیا میں شعائر اللہ کے تقدس کو درپیش مسائل محض فکری اور نظری سطح پر نہیں بلکہ تہذیبی و عملی میدان میں بھی اپنی شدت کے ساتھ سامنے آتے ہیں۔ ان چیلنجز کا ایک پہلو مغربی فکری رجحانات مثلاً سیکولرزم کے اثرات ہیں، دوسرا میڈیا اور ڈیجیٹل کلچر کے ذریعے ان شعائر کی تحقیر ہے، اور تیسرا داخلی سطح پر مسلم معاشروں کی کمزوریاں ہیں جنہوں نے شعائر کے تقدس کو براہِ راست مجروح کیا۔ سیکولرزم کا بنیادی مقدمہ یہ ہے کہ مذہب محض نجی زندگی تک محدود رہے اور اس کی علامتیں اجتماعی فضا میں غالب نہ ہوں۔ یہی تصور شعائر اللہ کی تعظیم کے خلاف ایک فکری بغاوت کی صورت اختیار کرتا ہے۔ قرآن مجید نے ایسے رویوں کو زمانۂ جاہلیت کی یاد دلائی ہے:

﴿ذٰلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾ 19

جب شعائر کی تعظیم کو تقویٰ سے جوڑ دیا گیا ہے تو سیکولرزم کے دعوے دراصل دل کے اس نور کو بجھانے کے مترادف ہیں۔ معاصر مفکر سید ابوالاعلیٰ مودودی نے اپنے خطبات میں واضح کیا کہ

"Secularism, by pushing religion into the private sphere, undermines the very essence of Islamic identity which is embodied in its public symbols and rituals." 20۔

یہ تجزیہ اس امر کو اجاگر کرتا ہے کہ سیکولرزم کے زیرِ اثر معاشرت میں شعائر کا اجتماعی تقدس مدھم ہو جاتا ہے۔

میڈیا اور ڈیجیٹل کلچر میں شعائر کی تحقیر ایک اور بڑا چیلنج ہے۔ کارٹونوں، فلموں اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر مقدسات کی توہین اب ایک معمولی سرگرمی بن چکی ہے۔ مغرب میں اس رجحان کو "freedom of expression" کے نام پر جائز قرار دیا جاتا ہے۔ برنارڈ لوئس اس بارے میں لکھتے ہیں:

[17] al-Qushayrī, ʿAbd al-Karīm, *al-Risāla al-Qushayrīya*, [Cairo: Dār al-Kutub al-ʿArabīya, 1957], 1: 124
[18] Ibn Taymīya, Aḥmad ibn ʿAbd al-Ḥalīm, *al-Ṣārim al-Maslūl*, [Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmīya, 1997], 1: 513
[19] Al Hajj 32 :
[20] Mawdūdī, Sayyid Abū al-Aʿlā, *Khutbāt*, [Lahore: Islamic Publications, 1963], 2: 47

: "What Muslims regard as sacred symbols are often reduced to objects of parody in Western discourse." 21۔

یہ منظر نامہ اس حقیقت کو عیاں کرتا ہے کہ آزادیِ اظہار کے پردے میں دراصل مذہبی شعائر کی تحقیر کو ادارہ جاتی تحفظ دیا جارہا ہے۔

مسلم معاشروں کے داخلی بحران بھی اس تناظر میں کم اہم نہیں۔ سیاسی قوت حاصل کرنے کے لیے شعائر کا استعمال، فرقہ وارانہ نعروں میں مقدسات کی تضحیک، اور بعض اوقات شعائر کو تشدد کے جواز کے طور پر پیش کرنا، ان سب نے شعائر کی اصل روح کو مسخ کر دیا ہے۔ امام ابن خلدون نے صدیوں قبل تنبیہ کی تھی کہ: « إِذَا صَارَ الدِّينُ آلَةً لِلدُّنْيَا فَسَدَتِ الْأُمُورُ وَانْقَلَبَتِ الْمَقَاصِدُ » یعنی جب دین دنیا کمانے کا ذریعہ بن جائے تو معاملات بگڑ جاتے ہیں اور مقاصد الٹ جاتے ہیں ۔[22] یہی حال آج بھی مسلم دنیا میں شعائر کے سیاسی استعمال کا ہے، جس نے ان کی عظمت کو عوام کی نظر میں محض طاقت کی علامت بنا دیا ہے۔ ان چیلنجز کا تجزیہ بتاتا ہے کہ عصرِ حاضر میں شعائر اللہ کا تقدس ایک سے زیادہ محاذوں پر خطرات سے دوچار ہے۔ ایک طرف سیکولر فکر مذہب کو نجی قید میں ڈالنے کی کوشش کرتی ہے، دوسری طرف میڈیا ان شعائر کو تمسخر کا نشانہ بناتا ہے، اور تیسری جانب مسلم معاشروں کی داخلی کمزوریاں انہیں حقیقی روح سے محروم کرتی ہیں۔ یہ صورتِ حال اس امر کی متقاضی ہے کہ شعائر کے احترام کو محض روایتی سطح پر نہیں بلکہ فکری، تہذیبی اور سیاسی سطح پر از سرِ نو استوار کیا جائے تاکہ ان کی عظمت کو زمانۂ جدید کے ہجومِ افکار میں محفوظ رکھا جا سکے۔

مبحث پنجم: شعائر اللہ کی تعظیم کے تحفظ اور احیاء کی معاصر حکمت عملی

اسلامی روایت میں شعائر اللہ کی تعظیم محض ایک مذہبی فریضہ نہیں بلکہ ایک تہذیبی اساس بھی ہے۔ جب زمانہ تغیر پذیر ہوا اور جدید افکار و نظریات نے مذہب کو نجی دائرے تک محدود کرنے کی کوشش کی تو شعائر اللہ کے تحفظ کا سوال اور بھی زیادہ اہمیت اختیار کر گیا۔ معاصر دور میں جہاں تعلیم، میڈیا، اور بین الاقوامی قوانین کی تشکیلِ نو نے انسانی رویوں کو از سرِ نو ترتیب دیا، وہاں اسلامی معاشروں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ شعائر اللہ کی عظمت کو اجاگر کرنے کے لیے مربوط حکمت عملی اختیار کریں۔

تعلیمی و تربیتی میدان میں شعائر کی اہمیت اجاگر کرنا

اسلامی تعلیمات کا محور ہمیشہ نصوصِ وحی اور سنتِ نبوی ﷺ رہے ہیں۔ تعلیم و تربیت کے ذریعے ہی نئی نسل کے ذہن و قلب میں ان شعائر کی ہیبت اور حرمت کو راسخ کیا جا سکتا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے:

ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ[23]

"یہی ہے اور جو اللہ کے شعائر کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کے تقویٰ میں سے ہے۔"

اسلامی تاریخ میں مدارس اور خانقاہوں نے اسی شعور کی آبیاری کی۔ امام غزالی نے إحیاء علوم الدین میں اس پہلو کو نمایاں کرتے ہوئے لکھا کہ تعلیم محض عقلی معلومات کی ترسیل نہیں بلکہ دلوں میں اللہ کی نشانیوں کے احترام کو بیدار کرنا بھی ہے[24]. اس زاویے سے معاصر جامعات اور دینی

---

[21] Lewis, Bernard, *The Crisis of Islam*, [New York: Modern Library, 2003], 88
[22] Ibn Khaldūn, ʿAbd al-Raḥmān, *al-Muqaddima*, [Beirut: Dār al-Fikr, 2004], 1: 412
[23] Al Hajj 32 :
[24] Al-Ghazālī, Abū Ḥāmid, Iḥyāʾ ʿUlūm al-Dīn [Cairo: Dār al-Maʿārif, 1967], 4:112

اداروں کو نصاب سازی اور نصاب خوانی کے ہر مرحلے میں شعائر اللہ کے تصور کو بنیاد بنانا چاہیے تاکہ نسلِ نو محض علمی طور پر نہیں بلکہ روحانی و تہذیبی سطح پر بھی ان سے وابستہ رہے۔

میڈیا اور سوشل پلیٹ فارمز پر مثبت نمائندگی

جدید ذرائع ابلاغ نے مذہبی تصورات کو یا تو حاشیے پر دھکیل دیا یا پھر ان کی تضحیک کو "اظہارِ رائے" کا جواز بنا دیا۔ علامہ اقبال نے اسی خطرے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ جب مذہب کی عملی صورت معاشرت سے محو ہو جائے تو اس کے شعائر صرف رسوم کی صورت اختیار کر لیتے ہیں[25]۔ اس تناظر میں میڈیا پر شعائر اللہ کی مثبت نمائندگی محض دفاعی اقدام نہیں بلکہ ایک تخلیقی عمل ہے۔ ڈیجیٹل کلچر میں اسلامی اقدار کی تصویر کشی جدید زبان اور مؤثر وسائل کے ذریعے کی جائے تاکہ شعائر کی عظمت عصری ذہن پر بوجھ کے بجائے کشش کا پہلو پیدا کرے۔

بین الاقوامی سطح پر مذہبی آزادی اور شعائر کے احترام کا قانونی و اخلاقی پہلو

عصرِ حاضر میں عالمی سطح پر مذہبی آزادی کے بیانیے کو اکثر سیاسی مفادات کے تحت محدود کیا جاتا ہے۔ مغربی قوانین میں مذہبی اظہار کی آزادی کا ذکر تو موجود ہے، مگر شعائر کی تحقیر کو "freedom of expression" کا جواز فراہم کیا جاتا ہے۔ ہانس کونگ نے اپنی کتاب Global Responsibility میں لکھا:

> "There will be no peace among the nations without peace among the religions. There will be no peace among the religions without dialogue among the religions."

"قوموں کے درمیان امن اس وقت تک ممکن نہیں جب تک مذاہب کے درمیان امن نہ ہو، اور مذاہب میں امن اس وقت تک ممکن نہیں جب تک ان کے درمیان مکالمہ نہ ہو۔[26]"

یہ تصور عالمی سطح پر مذہبی شعائر کے تحفظ کے لیے نہ صرف قانونی بلکہ اخلاقی ذمہ داری بھی متعین کرتا ہے۔ اسلامی تناظر میں یہ ذمہ داری مزید دوچند ہو جاتی ہے کہ شعائر کی حرمت کو انسانی وقار کے ساتھ مربوط کر کے پیش کیا جائے۔ معاصر دور کے چیلنجز کے باوجود اگر تعلیم و تربیت میں شعائر اللہ کے احترام کو جڑ دیا جائے، میڈیا پر ان کی وقعت کو مثبت انداز میں اجاگر کیا جائے اور بین الاقوامی سطح پر قانونی و اخلاقی اصولوں کے ساتھ ان کا دفاع کیا جائے، تو اسلامی معاشرے نہ صرف اپنے شعائر کی حفاظت کر سکتے ہیں بلکہ ان کے ذریعے دنیا کو ایک بہتر اخلاقی اور تہذیبی لائحہ عمل بھی فراہم کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ اسلامی جامعات اور تھنک ٹینکس عملی منصوبہ بندی کریں، علماء اور ماہرینِ ابلاغ مل کر نئے بیانیے تشکیل دیں، اور عالمی سطح پر بین المذاہب مکالمے میں فعال کردار ادا کیا جائے تاکہ شعائر اللہ کی عظمت محض ماضی کی روایت نہ رہے بلکہ مستقبل کا نصب العین بھی ہو۔

خلاصہ بحث

شعائر اللہ کی تعظیم اسلامی عقیدے اور معاشرتی ہم آہنگی کا بنیادی ستون ہے۔ یہ مطالعہ واضح کرتا ہے کہ شعائر محض ظاہری علامات نہیں بلکہ ایمان، تقویٰ اور اللہ سے روحانی تعلق کی عکاسی کرتی ہیں۔ قرآن مجید، سنت نبوی، اور فقہی و تاریخی روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کی عظمت

[25] Iqbal, Muḥammad, The Reconstruction of Religious Thought in Islam [Lahore: Shaikh Muhammad Ashraf, 1930], 87
[26] Küng, Hans, Global Responsibility: In Search of a New World Ethic [New York: Crossroad, 1991], 18

دلوں کی پاکیزگی اور عملی اطاعت سے جڑی ہے۔ جدید دور میں سیکولرزم، ڈیجیٹل میڈیا کے ذریعے تحقیر اور تہذیبی انحرافات جیسے چیلنجز نے ان کے تقدس کو خطرے میں ڈالا ہے۔ اس کے باوجود، شعائر اللہ کی حفاظت دینی شعور، علم، اور اجتماعی کوششوں سے ممکن ہے۔ ان کی تعظیم نہ صرف ایمانی تقاضا بلکہ معاشرتی استحکام اور روحانی ترقی کا ذریعہ بھی ہے۔

نتائج بحث

* سیرتِ طیبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے تعلیم وتربیت اور دعوت وتبلیغ کے لیے اپنے دور کی ٹیکنالوجی کو استعمال میں لایا اور ہمیں بھی اس چیز کا درس دیا کہ ہر دور کی ٹیکنالوجی کو تعلیم وتربیت اور دعوت وتبلیغ کے لیے بھرپور استعمال کیا جائے۔
* سوشل میڈیا آج کی ایسی حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے منفی اور مثبت پہلو موجود ہیں، ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم نسلِ نو کو اس کے مثبت استعمال کی طرف راغب کریں۔ اس حوالے سے اساتذہ کی ذمہ داری سب سے زیادہ ہے کہ وہ اپنے طلبہ کو سمت کو درست کریں۔
* سوشل میڈیا میں سے یوٹیوب ایسا پلیٹ فارم ہے جو سیکھنے اور سیکھانے کے بہترین مواقع فراہم کرتا ہے۔ تعلیم کے میدان میں یوٹیوب کا مؤثر استعمال طلباء کی دلچسپی بڑھانے، ان کی تعلیمی کارکردگی کو بہتر بنانے، اور پیچیدہ تصورات کو آسانی سے سمجھانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔
* مفت علمی ویڈیوز کا حصول، تحقیق کا مواد، بین الاقوامی پروفیسر کے لیکچرز سے استفادہ، لائیو سیشن، فاصلاتی نظامِ تعلیم، سماجی تعلیم، تفریح کے مواقع، سٹڈی ہال کی سہولت، مہارتوں میں اضافہ، کلاس روم کے ماحول کو اچھا بنانا، خصوصی طلبہ کی تعلیم کے مواقع اور دیگر فوائد آپ صرف یوٹیوب سے حاصل کرسکتے ہیں۔
* یوٹیوب، جب ذمہ داری اور شعور کے ساتھ استعمال کیا جائے، تو یہ تعلیمی میدان میں انقلابی تبدیلیاں لا سکتا ہے۔ تاہم، اس کے غیر محتاط استعمال سے منفی اثرات کا خدشہ ہمیشہ موجود رہتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ طلبہ، اساتذہ، اور والدین مل کر اس کے مثبت استعمال کو فروغ دیں تاکہ تعلیم کے میدان میں زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کیے جاسکیں۔

تجاویز وسفارشات

* دینی تعلیم کا فروغ: شعائر اللہ کے تقدس اور ان کی اہمیت کے بارے میں دینی تعلیم کو نصاب کا حصہ بنایا جائے تاکہ نئی نسل میں ان کا شعور اجاگر ہو۔
* میڈیا میں ذمہ داری: سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر شعائر کی تحقیر کے خلاف ضابطہ اخلاق بنایا جائے اور مثبت مواد کو فروغ دیا جائے۔
* علماء کی رہنمائی: علماء کرام مساجد اور دینی مراکز میں شعائر اللہ کی تعظیم کے موضوع پر باقاعدہ خطبات اور تربیتی پروگرام ترتیب دیں۔
* قانونی تحفظ: اسلامی ممالک میں شعائر کی بے حرمتی کے خلاف قوانین کو مضبوط کیا جائے تاکہ ان کے تقدس کی حفاظت یقینی ہو۔
* اجتماعی شعور: مسلم معاشروں میں شعائر اللہ کے احترام کے لیے اجتماعی مہمات چلائی جائیں، خاص طور پر دینی تہواروں اور مناسک کے موقع پر۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography/کتابیات

- Al-Asfahānī, Al-Rāghib. *Al-Mufradāt fī Gharīb al-Qurʾān*. Damascus: Dār al-Qalam, 2009.
- Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Cairo: al-Maṭbaʿa al-Salafīya, 1400 AH.
- Al-Ghazālī, Abū Ḥāmid. *Iḥyāʾ ʿUlūm al-Dīn*. Cairo: Dār al-Maʿārif, 1967.
- Al-Kāsānī, ʿAlāʾ al-Dīn. *Badāʾiʿ al-Ṣanāʾiʿ*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmīya, 1982.
- Al-Nawawī, Yaḥyā ibn Sharaf. *Al-Majmūʿ Sharḥ al-Muhadhdhab*. Beirut: Dār al-Fikr, 1997.
- Al-Qarāfī, Aḥmad ibn Idrīs. *Al-Dhakhīra*. Beirut: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1994.
- Al-Qushayrī, Abū al-Ḥusayn Muslim ibn Ḥajjāj. *Ṣaḥīḥ Muslim*. Nishāpūr: Dār al-Khilāfā al-ʿIlmīya, 1330 AH.
- Al-Qushayrī, ʿAbd al-Karīm. *Al-Risāla al-Qushayrīya*. Cairo: Dār al-Kutub al-ʿArabīya, 1957.
- Al-Rāzī, Fakhr al-Dīn. *Al-Tafsīr al-Kabīr*. Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1420 AH.
- Al-Ṭabarī, Muḥammad ibn Jarīr. *Jāmiʿ al-Bayān*. Cairo: Dār al-Maʿārif, 1954.
- Al-Ṭabarī, Muḥammad ibn Jarīr. *Tārīkh al-Rusul wa al-Mulūk*. Cairo: Dār al-Maʿārif, 1960.
- Asad, Muhammad. *The Message of the Qurʾān*. Gibraltar: Dar al-Andalus, 1980.
- Ibn Khaldūn, ʿAbd al-Raḥmān. *Al-Muqaddima*. Beirut: Dār al-Fikr, 2004.
- Ibn Manẓūr, Muḥammad ibn Mukarram. *Lisān al-ʿArab*. Beirut: Dār Ṣādir, 1414 AH.
- Ibn Qudāma, Muwaffaq al-Dīn. *Al-Mughnī*. Cairo: Maṭbaʿat al-Manār, 1925.
- Ibn Taymīya, Aḥmad ibn ʿAbd al-Ḥalīm. *Al-Ṣārim al-Maslūl*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmīya, 1997.
- Iqbal, Muḥammad. *The Reconstruction of Religious Thought in Islam*. Lahore: Shaikh Muhammad Ashraf, 1930.
- Küng, Hans. *Global Responsibility: In Search of a New World Ethic*. New York: Crossroad, 1991.
- Lewis, Bernard. *The Crisis of Islam*. New York: Modern Library, 2003.
- Mawdūdī, Sayyid Abū al-Aʿlā. *Khutbāt*. Lahore: Islamic Publications, 1963.
- Qutb, Sayyid. *Fī Ẓilāl al-Qurʾān*. Cairo: Dār al-Shurūq, 1980.
- Shahbaz, Abu al-Haqq Ihsan al-Haqq. *Islām, Aurat aur Europe*. Lahore: Dar al-Andalus, Chauburji, 2009.
- ʿUthmānī, Shabbīr Aḥmad. *Tafsīr ʿUthmānī*. Deoband: Maṭbaʿa Thanāʾīya, 1353 AH.